خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 29 مئی 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو عاجزی وانکساری اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عاجزی اور انکساری کے واقعات بیان فرمائے۔

آپؑ کی عاجزی کو دیکھتے ہوئے خود اللہ تعالیٰ نے اس کی سند آپؑ کو عطا فرمائی۔ ۱۸/مارچ ۱۹۰۷ء کو آپؑ کو الہام ہوا کہ "تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔"

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکّل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ کم فہم لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مَیں اپنے مدارج کو حد سے بڑھاتا ہوں۔

مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری طبیعت اور فطرت میں ہی یہ بات نہیں کہ مَیں اپنے آپ کو کسی تعریف کا خواہش مند پاؤں، اور اپنی عظمت کے اظہار سے خوش ہوں۔ مَیں ہمیشہ انکسار اور گمنامی کی زندگی پسند کرتا رہا لیکن یہ میرے اختیار اور طاقت سے باہر تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے باہر نکالا اور جس قدر میری تعریف اور بزرگی کا اظہار اُس نے اپنے کلام میں جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے کیا ہے۔ یہ ساری تعریف اور بزرگی آنحضرت ﷺ کی ہی ہے۔

ایک آسٹریلین نَو مسلم محمد عبد الحق صاحب کو آپؑ نے فرمایا کہ ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ تمام تکلّفات جو کہ آج کل یورپ نے لوازمِ زندگی بنا رکھے ہیں اُن سے ہماری مجلس پاک ہے، رسم وعادت کے ہم پابند نہیں... کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

"عاجزی اختیار کرنی چاہیے، عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے، اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے۔"

فرمایا: "مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں... اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو مَیں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے نجات تیار کی گئی ہے۔"

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو جلسے کے دنوں میں آگے کرسیوں پر بیٹھنے کی خواہش ہوتی ہے یا گرین ایریا وغیرہ میں بیٹھنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ قریب ہو کر خلیفہ وقت کی بات سننے کے لیے تو یہ خواہش ٹھیک ہے مگر بعض دفعہ اس میں انائیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ یہ نہیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ اس سے انتظام کرنے والوں کے لیے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”انسان کو چاہیے کہ جب کہیں جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لیے تجویز کرے۔ اور اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہو گا تو میزبان خود اسے بلا کر جگہ دے دے گا۔“

نیز فرمایا:

”جو بیعت کے ساتھ نفسانیت رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع تم کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہو گا“۔

حضرت مسیح موعودؑ کو گھر کا کوئی کام کرنے سے کبھی کوئی عار نہ تھی۔ چارپائیاں خود بچھالیتے، فرش کر لیتے۔ بستر اکرلیا کرتے۔ جس طرح کا کھانا بھی ہوتا آپؑ کھالیا کرتے تھے۔ آپؑ نے کبھی تُو کہہ کر بات نہیں کی، ہمیشہ 'جی' کہہ کر بات کرتے۔ آپؑ میں تکبّر نام کا بھی نہ تھا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جب نئے نئے دہلی سے علم حاصل کر کے آئے تو اُس زمانے میں حضورؑ کے ساتھ اُن کا ایک مباحثہ ہوا جس میں حضورؑ نے مولوی صاحب سے ابتداءً اُن کے عقائد کی بابت سوال کیا۔ جب مولوی صاحب نے اپنے عقائد بتائے تو حضورؑ نے فرمایا کہ مَیں آپ کے عقائد میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں پاتا لہٰذا آپ سے بحث کی کوئی ضرورت نہ ہے۔ جو لوگ حضورؑ کو لے کر گئے تھے وہ بہت پریشان ہوئے کہ اس طرح تو ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ مگر حضورؑ نے جھوٹی عزّت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ حضورؑ نے خود فرمایا ہے کہ مولوی صاحب کے عقائد سُن کر، چونکہ اُن میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہ تھی، اس لیے خاص اللہ کے لیے بحث کو ترک کیا گیا۔ اُس رات اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:

”تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

حضورانور نے فرمایا کہ

آپؑ کا ہر قول و فعل عاجزی کے اظہار سے بھرا ہوا تھا۔ صرف ایک جستجو تھی اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، اس کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلایا جائے۔ ہمیں بھی حضورؑ نے یہی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه ۞ عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ ۞ اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞